السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا یہ ثابت ہے کہ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہ کو ثقہ یا صدوق قرار دیا تھا؟ تحقیق کر کے جواب دیں۔ جزاکم اللہ خیراً

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہمارے علم کے مطابق امام یحییٰ بن معین البغدادی رحمہ اللہ کی طرف منسوب توثیق ابی حنیفہ والی تمام روایات کی تحقیق درج ذیل ہے:

(۱) امام ابوزکریا یحییٰ بن معین سے پوچھا گیا: کیا ابوحنیفہ حدیث میں سچ بولتے تھے؟ انھوں نے کہا: ''نعم صدوق'' جی ہاں سچے تھے۔ (جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبدالبر ج ۲ ص ۱۴۹، مقام ابی حنیفہ از سرفراز خان صفدر دیوبندی ص ۱۲۸)

یہ روایت تین وجہ سے مردود بلکہ موضوع ہے:

اول: اس کا راوی محمد بن الحسین الازدی ضعیف و مجروح ہے۔

(دیکھئے تاریخ بغداد (ج ۲ ص ۲۴۴ ت ۷۰۹

(حافظ ابن حجر نے کہا: اورازدی ضعیف ہے۔ الخ (ہدی الساری ص ۳۸۲ ترجمة احمد بن شبیب

دوم: ازدی سے امام ابن معین تک سند نامعلوم ہے لہٰذا یہ روایت منقطع و بے سند ہے۔

سوم: حافظ ابن عبدالبر سے ازدی تک سند نامعلوم ہے۔

نیز دیکھئے ایک سوال کے جواب میں میرا مضمون: سرفراز خان صفدر کا علمی و تحقیقی مقام؟ روایت نمبر ۹

(۲) احمد بن محمد البغدادی سے روایت ہے کہ (امام) یحییٰ بن معین نے ابوحنیفہ کے بارے میں کہا: عادل اور ثقہ تھے، جن کی تعدیل ابن المبارک اور وکیع کریں، اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ (مناقب کردری ج ۱ ص ۹۱، مقام ابی حنیفہ ص ۱۲۸)

یہ روایت کردری (متوفی ۸۲۷ھ) نے کسی امام (؟) نسفی سے بغیر سند کے ذکر کی ہے اور نسفی سے لے کر احمد بن محمد البغدادی تک سند حذف کردی ہے۔

احمد بن محمد البغدادی کون تھا؟ یہ بھی (برموداتکون کی طرح) رازوں میں سے ایک راز ہے۔ ان تین علتوں اور مخالفِ ثقات کی وجہ سے یہ روایت مردود ہے۔

(۳) احمد نامی کسی شخص سے روایت ہے کہ یحییٰ بن معین سے ابوحنیفہ کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا وہ حدیث میں ثقہ تھے؟ تو انھوں نے کہا: ہاں ثقہ تھے، ثقہ تھے، اللہ کی قسم ان کی شان اس سے بہت بلند و بالا تھی کہ وہ جھوٹ بولتے۔ ((مناقب موفق المعتزلی ج ۱ ص ۱۹۲، مناقب کردری ج ۱ ص ۲۲۰، مقام ابی حنیفہ ص ۱۲۹

مناقبِ موفق کا پہلا راوی موفق بن احمد معتزلی تھا۔ دیکھئے مناقب الکردری (ج ۱ ص ۸۸) نیز یہ رافضی بھی تھا۔ اس کی توثیق کسی قابلِ اعتماد محدث سے ثابت نہیں ہے۔

(اس کا استاد ابوالحسن علی بن الحسین الغزنوی تشیع کی طرف مائل (یعنی شیعہ) تھا۔ دیکھئے المنتظم لابن الجوزی (۱۸ ۱۰۹، وفیات ۵۵۱ھ) اور سیر اعلام النبلاء (۲۰ ۳۲۵

(غزنوی کا استاد حسین بن محمد بن خسرو البلخی معتزلی تھا۔ (دیکھئے میزان الاعتدال ۱ ۵۴۷ ت ۲۰۵۵ اور لسان المیزان ۲ ۳۱۲

یہ ضعیف اور حاطب لیل بھی تھا۔ دیکھئے لسان المیزان (۲ ۳۱۲، دوسرا نسخہ ۲ ۵۷۸) کسی معتبر و مستند محدث سے اس کی توثیق ثابت نہیں ہے۔

ابن خسرو کا استاد ابو منصور الشحی نامعلوم ہے۔

(التمی کا استاد ابوالقاسم التنوخی (علی بن المحسن بن علی) البصری البغدادیؒ معتزلی اور رافضی تھا۔ دیکھئے سیر اعلام النبلاء (۱۷ ؍ ۶۵۰ ت ۴۴۰

ابوالقاسم التنوخی کے باپ محسن بن علی بن محمد بن ابی الفہم نے یہ روایت کسی ابوبکر سے بیان کی، جو غیر متعین ہے۔

ابوبکر نے یہ روایت احمد نامی شخص سے بیان کی جو کہ سراسر غیر متعین ہے اور اگر اس سے احمد بن محمد البغدادی مراد لیا جائے تو وہ مجہول تھا جیسا کہ نمبر ۲ کی تحقیق میں گزر چکا ہے۔

معلوم ہوا کہ یہ ساری سند ظلمات اور گمراہوں کی وجہ سے موضوع ہے۔

کردری نے یہ روایت بغیر سند کے مرغینانی غزنوی (علی بن الحسین شیعہ) سے اوپر والی سند حذف کر کے بیان کی، جس پر تبصرہ اوپر گزر چکا ہے۔ ضعف الطالب والمطلوب آلِ دیوبند کی جرأت پر حیرت ہے کہ وہ کس طرح ایسی موضوع، بے اصل اور مردود روایات چن چن کر بطورِ حجت پیش کرتے ہیں؟!

معتزلیوں اور رافضیوں کی روایات کے دروازے بھی ان لوگوں کے لیے دن رات کھلے ہوئے ہیں۔ سبحان اللہ!

(۴) محمد بن سعد العوفی سے روایت ہے کہ یحییٰ بن معین نے کہا:

ابوحنیفہ ثقہ تھے، وہ صرف وہی حدیث بیان کرتے تھے جو ان کو ازبر یاد ہوتی تھی اور جو حدیث ان کو یاد نہ ہوتی تھی تو وہ اس کو بیان نہیں کرتے تھے۔ (تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۱۹ طبع مصر، دوسرا نسخہ ص ۴۴۹، مقدمہ تحفۃ الاحوذی ص ۸۱، مقام ابی حنیفہ ص ۱۲۹)

مقدمہ تحفۃ الاحوذی (ص ۸۱) میں یہ روایت بحوالہ تہذیب التہذیب منقول ہے اور تہذیب التہذیب (ج ۱۰ ص ۴۵۷۔ ۴۵۸) میں یہ روایت بغیر کسی سند کے محمد بن سعد العوفی سے مذکور ہے۔ تہذیب الکمال للمزی (ج ۷، ص ۳۴۰) میں بھی یہ قول بے سند ہے۔ تاریخ بغداد میں اس کی مکمل سند مذکور ہے، جس پر تبصرہ درج ذیل ہے:

اول: محمد بن سعد العوفی کو خطیب البغدادی (۵ ؍ ۳۲۹) اور ابن الجوزی (المنتظم ۱۲ ؍ ۲۸۰ ت ۱۸۳۵) دونوں نے لین (یعنی ضعیف) کہا اور دارقطنی نے ''لا باس بہ'' قرار دیا۔ (دیکھئے سوالات الحاکم: ۱۷۸)

جمہور کی ترجیح کی وجہ سے جرح مقدم ہے۔

دوم: العوفی کا شاگرد محمد بن احمد بن عصام نامعلوم (یعنی مجہول) ہے۔

سوم: ابن عصام کا شاگرد احمد بن علی بن عمرو بن حبیش الرازی ہے، جس کی توثیق نامعلوم ہے۔ ایک ضعیف اور دو مجہول راویوں کی وجہ سے یہ روایت ضعیف و مردود ہے۔

(۵) صالح بن محمد الاسدی سے روایت ہے کہ (امام) یحییٰ بن معین نے فرمایا:

ابوحنیفہ حدیث میں ثقہ تھے۔ (تہذیب التہذیب ج ۱۰ ص ۴۵۰، مقدمہ تحفۃ الاحوذی ص ۸۱، مقام ابی حنیفہ ص ۱۲۹، اور تہذیب الکمال ۷ ؍ ۳۴۰)

مقدمہ تحفۃ الاحوذی میں یہ روایت بحوالہ تہذیب التہذیب منقول ہے اور تہذیب التہذیب میں یہ بے سند ہے۔ تہذیب التہذیب کی اصل: تہذیب الکمال میں بھی یہ روایت بے سند ہے۔ اس روایت کی کوئی سند ہمیں کسی کتاب میں نہیں ملی لہٰذا یہ روایت مردود ہے۔

ہمارے شیخ ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''ھذا لا یعرف سندہ'' اس کی سند نامعلوم ہے۔ (انماء الزکن فی تنقید انہاء السکن ص ۶۶)

(۶) احمد بن حجر المکی الہیتمی (۹۰۹۔ ۹۷۳ھ) نامی ایک بدعتی نے اپنی پیدائش سے صدیوں پہلے وفات پانے والے امام یحییٰ بن معین سے بغیر کسی سند سے نقل کیا ہے:

اور ابوحنیفہ فقہ و حدیث میں ثقہ و صدوق اور اللہ کے دین میں قابلِ اعتماد اور مامون تھے۔ (الخیرات الحسان ص ۴۸، دوسرا نسخہ ص ۳۱، مقام ابی حنیفہ ص ۱۲۹)

یہ روایت بے سند ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

تاریخ بغداد (ج ۱۳ ص ۴۵۰) میں یہی روایت احمد بن الصلت الحمانی یعنی ابن عطیہ کی سند سے موجود ہے۔ ابن عطیہ الحمانی مشہور کذاب تھا، جس کے بارے میں امام ابن عدی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے جھوٹے لوگوں میں اتنا بے حیا (بے شرم جھوٹا) اور کوئی نہیں دیکھا۔ (الکامل لابن عدی ج ۱ ص ۲۰۲، دوسرا نسخہ ج ۱ ص ۳۲۷۔ ۳۲۸)

ابن عطیہ یعنی ابن الصلت مذکور کو ابن حبان، دارقطنی، ابن ابی الفوارس، خطیب بغدادی، ذہبی، حاکم نیشاپوری، ابو نعیم الاصبہانی، ابن الجوزی اور ابن کثیر نے حدیثیں گھڑنے والا (یعنی بڑا جھوٹا) قرار دیا ہے۔

دیکھئے مضمون: سرفراز خان صفدر کا علمی و تحقیقی مقام؟ روایت نمبر ۱

اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ درج بالا قول موضوع (من گھڑت) ہے، جسے ابن حجر مکی (بدعتی) نے سند حذف کر کے رواج دینے کی کوشش کی ہے لہٰذا اس کی کتاب ''الخیرات الحسان'' سراسر ناقابلِ اعتماد ہے بلکہ اس کی ساری کتابیں غیر مستند اور ناقابلِ اعتماد ہیں۔

(۷) عبداللہ بن احمد بن ابراہیم الدورقی (ثقہ) سے روایت ہے کہ یحییٰ بن معین نے ابوحنیفہ کے بارے میں فرمایا: وہ ثقہ تھے، میں نے کسی سے نہیں سنا کہ کسی ایک نے بھی انھیں ضعیف کہا ہو اور یہ شعبہ بن الحجاج ہیں جو ان کی

(طرف لکھتے تھے کہ وہ حدیث بیان کریں اور انھیں حکم دیتے تھے اور شعبہ شعبہ تھے ۔ (الانتقاء لابن عبدالبر ص ۱۲۷، الجواہر المضیہ ج ۱ ص ۲۹، مقام ابی حنیفہ ص ۱۳۰

الجواہر المضیۂ لعبد القادر القرشی (متوفی ۷۷۵ھ) میں یہ روایت بحوالہ الانتقاء منقول ہے ۔ الانتقاء میں اس کا بنیادی راوی ابویعقوب یوسف بن احمد بن یوسف المکی الصیدلانی (ابن الدخیل) مجہول الحال ہے ۔ اس کا ذکر تاریخ الاسلام للذہبی (۲۷ ۱۷۸، وفیات ۳۸۸ھ) اور العقد الثمین فی تاریخ البلد الامین للفاسی (۷ ۴۸۲ت ۲۷۶۴) وغیرہما میں بغیر کسی جرح و تعدیل کے مذکور ہے ۔

کوثری گروپ کے ایک غالی تقلیدی ابوالوفاء الافغانی نے سخت افسوس کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا : ''ومن الاسف انی لم اجد ترجمتہ فی کتب الرجال ولا فی الطبقات'' اور افسوس! کہ مجھے اس کے حالات اسماء الرجال کی کتابوں میں (نہیں ملے اور نہ کتبِ طبقات میں ملے ہیں ۔ (مقدمۃ اخبار ابی حنیفہ واصحابہ للصیمری ص ج بقلم ابی الوفاء الافغانی : رئیس لجنۃ احیاء المعارف النعمانیہ حیدر آباد، الہند

مجہول کے لیے افسوس کرنے کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ اصولِ حدیث کی رو سے اس کی ہر روایت رد کر دینا ہی صحیح ہے الا یہ کہ معتبر متابعت یا شاہد ثابت ہو۔

!سرفراز خان نے روایتِ مذکورہ میں عبداللہ بن احمد بن ابراہیم الدورقی کی توثیق تو بیان کر دی لیکن ابن الدخیل الصیدلانی کی توثیق سے مکمل خاموشی برتی ۔

ابن الدخیل کا استاذ احمد بن الحسن الحافظ غیر متعین ہونے کی وجہ سے بمنزلہ مجہول ہے ۔

معلوم ہوا کہ یہ سند ضعیف و مردود ہے ۔

اس ضعیف سند کے برعکس امام شعبہ بن الحجاج سے صحیح وثابت سند کے ساتھ نعمان بن ثابت پر جرح منقول ہے ۔ مثلاً دیکھئے کتاب الضعفاء للعقیلی (۴ ۲۸۱، وفی نسخہ اخری ۳ ۴۳۳وسندہ صحیح) اور کتاب السنۃ لعبداللہ بن احمد (بن حنبل (۳۴۵وسندہ صحیح

عباس بن محمد الدوری سے روایت ہے کہ یحییٰ بن معین نے کہا (۸ :

کان ابوحنیفۃ انبل من ان یکذب، کان صدوقا الا ان فی حدیثہ ما فی حدیث الشیوخ'' ابوحنیفہ جھوٹ بولنے سے بہت بلند تھے، وہ سچے تھے مگر ان کی حدیث میں، ایسی باتیں ہیں جو شیوخ کی حدیث میں ہو جاتی ہیں ۔ (تاریخ بغداد''
(۱۳ ۴۴۹

اس روایت کی سند موضوع ہے کیونکہ اس کا راوی احمد بن عبدالرحمٰن بن الجارود الرقی کذاب تھا ۔

(ابن الجارود کے بارے میں خطیب بغدادی نے کہا : ''فانہ کذاب'' پس بے شک وہ کذاب (جھوٹا) ہے ۔ (تاریخ بغداد ج ۲ ص ۲۴۷ت ۱۶۷

(نیز دیکھئے لسان المیزان (ج ۱ ص ۲۱۳، دوسرا نسخہ ج ۱ ص ۳۱۹۔ ۳۲۰

نصر بن محمد البغدادی سے روایت ہے کہ (امام) یحییٰ بن معین فرماتے تھے (۹ :

(محمد بن الحسن (بن فرقد الشیبانی) کذاب تھا اور جہمی تھا، اور ابوحنیفہ جہمی تھے اور کذاب نہیں تھے ۔ (تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۴۹

اس روایت میں نصر بن محمد نامعلوم ہے لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے ۔

(اگر اس سے مراد مضر بن محمد البغدادی ہو ۔ (دیکھئے التنکیل للیمانی ج ۱ ص ۴۹۰ت ۲۵۶

تو پھر تاریخ بغداد والی سند صحیح ہے ۔

احمد بن محمد القاسم بن محرز سے روایت ہے کہ ابن معین کہتے تھے (۱۰ :

کان ابوحنیفۃ لاباس بہ وکان لایکذب ۔ ۔ ۔ ابوحنیفۃ عندنا من اہل الصدق ولم یتہم بالکذب'' ابوحنیفہ لاباس بہ (یعنی ثقہ) تھے، وہ جھوٹ نہیں بولتے تھے ۔ ۔ ۔ ہمارے نزدیک ابوحنیفہ سچے لوگوں میں سے تھے اور ان پر جھوٹ کی تہمت''
(نہیں لگی ۔ ۔ ۔ (تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۴۹

یہ روایت تین وجہ سے ضعیف و مردود ہے :

اول : احمد بن محمد بن القاسم بن محرز کی توثیق نامعلوم ہے ۔

دوم : جعفر بن درستویہ کے حالات اور ثقہ ہونا نامعلوم ہے ۔

سوم : احمد بن مسعدہ الفزاری نامعلوم ہونے کی وجہ سے مجہول ہے ۔

امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت الکابلی الکوفی کے بارے میں یحییٰ بن معین البغدادی کی توثیق کی یہ کل روایات ہیں، جو ہم تک پہنچی ہیں ۔ آپ نے دیکھ لیا کہ یہ سب روایات ضعیف و مردود ہیں، ان میں سے ایک بھی صحیح یا حسن لذاتہ نہیں لہٰذا ان روایات سے استدلال مردود ہے ۔

تنبیہ : میرے علم کے مطابق خیر القرون کے زمانے میں (۸۰ھ سے لے کر ۳۰۰ھ تک) کسی ایک مستند وقابلِ اعتماد محدث وعالم دین سے امام ابوحنیفہ کی مطلقاً صریح توثیق ثابت نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص مطلقاً ثقہ وصدوق کا ایک صریح حوالہ دورِ مذکور سے باسند صحیح پیش کردے تو ہم اس کے ازحد ممنون ہونگے۔ یاد رہے کہ بے سند حوالوں یا الزامی جواب کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

ان توثیقی روایات کے بعد اب جرح والی روایات اور ان کی تحقیق پیشِ خدمت ہے:

۱) معتدل امام ابواحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی رحمہ اللہ (متوفی ۳۶۵ھ) نے فرمایا: ''ثنا علی بن احمد بن سلیمان : ثنا ابن ابی مریم قال : سالت یحییٰ بن معین عن ابی حنیفۃ قال : لایکتب حدیثہ'' ہمیں علی بن احمد بن سلیمان (علان) نے حدیث بیان کی (کہا) : ہمیں (احمد بن سعد) ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابوحنیفہ کے بارے میں یحییٰ بن معین سے پوچھا؟ انھوں نے فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ (الکامل فی ضعفا الرجال ج۷ص ۲۴۷۳ وسندہ صحیح)

اسے خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد (۱۳ ۴۵۰) میں اور ابن الجوزی نے المنتظم (۸ ۱۳۷، من طریق الخطیب) میں علی بن احمد بن سلیمان المقریٔ (علان) سے روایت کیا ہے۔ اس کی سند صحیح ہے۔ اس قول کو حافظ ذہبی نے اپنی کتاب دیوان الضعفاء (۲ ۴۰۴ت ۴۳۸۹) میں بطورِ جزم بیان کیا ہے۔

امام ابن عدی مشہور ثقہ امام تھے۔ ابوسعد عبدالکریم بن محمد بن منصور السمعانی (متوفی ۵۶۲ھ) نے کہا: ''وکان حافظا متقنا، لم یکن فی زمانہ مثلہ ۔ ۔ ۔''

(وہ ثقہ حافظ تھے، ان کے زمانے میں ان جیسا کوئی نہیں تھا۔ ۔ ۔ (الانساب ۲ ۴۱، الجرجانی

(امام دارقطنی نے الکامل لابن عدی کے بارے میں کہا: یہ (کتاب) کافی ہے، اس پر اضافہ نہیں کیا جاتا۔ (تاریخ جرجان للامام حمزہ السہمی : ۴۴۳

(حافظ ذہبی نے کہا: ''ھوالامام الحافظ الناقد ۔ ۔ ۔'' (سیر اعلان النبلاء ۱۶ ۱۵۴

حافظ با بن عساکر نے کہا: ''وکان مصنفا حافظا ثقۃ علی لحن فیہ''

(وہ مصنف حافظ ثقہ تھے، ان کے کلام میں لحن تھا۔ (تاریخ دمشق ج۳۳ص ۵

حمزہ بن یوسف السہمی نے اپنے استاذ امام ابن عدی کے بارے میں فرمایا:

(وہ حافظ متقن (ثقہ) تھے، ان کے زمانے میں ان جیسا کوئی نہیں تھا۔ ۔ ۔ (تاریخ جرجان : ۴۴۳ص ۲۶۷، تاریخ دمشق لابن عساکر ۳۳ ۶ وسندہ صحیح

ابن عدی کے بارے میں محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (صوفی) نے کہا:

''(وقسم معتدل کاحمد والدارقطنی وابن عدی'' اور ایک گروہ معتدل (انصاف والا) ہے جیسے احمد (بن حنبل)، دارقطنی اور ابن عدی۔ (المتکلمون فی الرجال ص ۱۳۷''

حافظ ذہبی نے کہا: ''وقسم کالبخاری واحمد بن حنبل وابی زرعۃ وابن عدی : معتدلون منصفون۔'' اور ایک گروہ جیسے بخاری، احمد بن حنبل، ابوزرعہ اور ابن عدی : یہ معتدل (اور) انصاف کرنے والے تھے۔ (ذکر من یعتمد قولہ فی الجرح والتعدیل ص ۱۵۹)

بہت بعد کے زمانے (شر القرون) میں بعض آلِ تقلید نے امام ابن عدی پر تعصب کا الزام لگایا ہے جو کہ درج بالا توثیق کی وجہ سے مردود ہے۔

(ابن عدی کے استاذ علی بن احمد بن سلیمان بن ربیعہ الصیقل المصری : علان ثقہ تھے۔ حافظ ذہبی نے کہا: ''الامام المحدث العدل'' وہ امام محدث (اور) عادل تھے۔ (سیر اعلام النبلاء ۱۴ ۴۹۶

(ابوسعید بن یونس المصری نے کہا: ''کان ثقۃ کثیر الحدیث ۔ ۔ ۔'' وہ ثقہ تھے، ان کی حدیثیں زیادہ ہیں۔ ۔ (تاریخ ابن یونس المصری : تاریخ المصریین، القسم الاول ج ۱ ص ۳۵۵ ت ۹۷۱

(آگے لکھا ہے: ''وفی خلقہ زعارۃ'' اور ان کے اخلاق میں تندخوئی تھی۔ (ایضا ص ۳۵۶

جمہور کی توثیق کے بعد تندخوئی والی جرح مردود ہے۔

(علان کے استاذ احمد بن سعد بن الحکم بن محمد بن سالم عرف ابن ابی مریم (متوفی ۲۵۳ھ) صدوق تھے۔ دیکھئے تقریب التہذیب (۳۵

خلاصہ یہ کہ یہ سند صحیح ہے۔

۲) امام عبداللہ بن حنبل نے کہا:

''حدثنی ابوالفضل : ثنا یحیی بن معین قال : کان ابوحنیفۃ مرجئا وکان من الدعاۃ ولم یکن فی الحدیث بشی وصاحبہ ابویوسف لیس بہ باس'' مجھے ابوالفضل (حاتم بن اللیث الخراسانی) نے حدیث بیان کی، ہمیں یحییٰ بن معین نے حدیث بیان کی، کہا: ابوحنیفہ مرجی تھے اور (اس طرف) دعوت دینے والے تھے اور وہ حدیث میں کچھ چیز نہیں تھے اور ان کا ساتھی (شاگرد) ابویوسف (القاضی) لیس بہ باس (یعنی ثقہ) ہے۔ (کتاب السنۃ : ۴۰۲ وسندہ صحیح، مخطوط مصور ص ۲۲ الف)

عبداللہ بن احمد بن حنبل ثقہ تھے۔

(دیکھئے تقریب التہذیب (۳۲۰۵) اور میری کتاب: علمی مقالات (ج ۱ ص ۳۹۲

ابوالفضل حاتم بن اللیث الخراسانی ثقہ تھے۔

(دیکھئے تاریخ بغداد (۸ ۲۴۵ ت ۴۳۴۶) کتاب الثقات لابن حبان (۸ ۲۱۱) اور المنتظم لابن الجوزی (۱۲ ۱۶۷۰ ت ۱۶۷۰، وفیات ۲۶۲ھ

خلاصہ یہ کہ یہ سند بالکل صحیح ہے۔

(تنبیہ: قاضی ابویوسف کو چونکہ جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا تھا لہٰذا تحقیقِ راجح میں وہ ضعیف تھے۔ دیکھئے علمی مقالات (ج ۱ ص ۵۳۳۔ ۵۴۸

امام یحییٰ بن معین سے قاضی ابویوسف کی توثیق والی دیگر روایات بھی ہیں۔

(دیکھئے علمی مقالات (ج ۱ ص ۵۳۵

دوسری طرف یہ بھی صحیح روایت ہے کہ یحییٰ بن معین نے قاضی ابویوسف کے بارے میں کہا: ''لایکتب حدیثہ'' اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ (الکامل لابن عدی ۸ ۴۶۶ وسندہ صحیح، تاریخ بغداد ۱۴ ۲۵۸، نیز دیکھئے علمی (مقالات ج ۱ ص ۵۳۹

اس صحیح روایت اور جمہور کی جرح کی رو سے امام ابن معین کی قاضی ابویوسف کے بارے میں توثیقی روایات منسوخ ہیں۔

ابوخالد یزید بن الہیثم الدقاق الباد نے اپنی کتاب میں کہا (۳:

میں نے یحییٰ (بن معین) کو فرماتے ہوئے سنا: وہ حدیث جسے موسیٰ بن ابی عائشہ عن عبداللہ بن (شداد) عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سند سے ابوحنیفہ روایت کرتے تھے: من کان لہ امام فقراءۃ امامہ لہ قراءۃ (جس کا امام ہو تو امام کی قراءت اس کی قراءت ہے) یہ حدیث کچھ چیز نہیں ہے، یہ صرف عبداللہ بن شداد (سے یعنی مرسل) ہے۔ (من کلام یحییٰ بن معین فی الرجال ص ۱۲۱ رقم ۳۹۷

یہ قول ابن معین سے صحیح ثابت ہے۔ یزید بن الہیثم بن طہمان ثقہ تھے۔

(دیکھئے سوالات الحاکم النیسابوری للدارقطنی (۲۴۳) تاریخ بغداد (۱۴ ۳۴۹ ت ۷۶۶۶) اور المنتظم (طبعہ قدیمہ ۵ ۱۷۵، طبعہ جدیدہ ۱۲ ۳۷۶ وفیات ۲۸۴ھ

محمد بن عثمان بن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے فرمایا (۴:

یحییٰ بن معین سے ابوحنیفہ کے بارے میں پوچھا گیا تو میں نے انھیں (یہ) فرماتے ہوئے سنا: ''کان یضعف فی الحدیث'' وہ حدیث میں ضعیف قرار دیا جاتا تھا۔ (الضعفاء الکبیر للعقیلی ۴ ۲۸۵ وسندہ حسن، تاریخ بغداد ۱۳ ۴۵۰ (وسندہ حسن، مسالۃ الاحتجاج بالشافعی للخطیب ص ۵۹

(اس روایت کو عقیلی اور ہبۃ اللہ بن محمد بن حبیش الفراء (ثقہ تاریخ بغداد ۱۴ ۷۰ ت ۷۴۱۶

دونوں نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ سے بیان کیا ہے اور محمد بن عثمان مذکور جمہور محدثین کی توثیق کی وجہ سے حسن الحدیث تھے۔ دیکھئے علمی مقالات (ج ۱ ص ۴۷۵۔ ۴۸۳) ان پر ابن عقدہ (رافضی اور چور) کی جرح مردود ہے۔

خطیب بغدادی نے کہا (۵:

''اخبرنا عبیداللہ بن عمر الواعظ: حدثنا ابی: حدثنا محمد بن یونس الازرق: حدثنا جعفر بن ابی عثمان قال: سمعت یحییٰ وسالتہ عن ابی یوسف وابی حنیفۃ فقال: ابویوسف اوثق منہ فی الحدیث، قلت: فکان ابوحنیفہ یکذب؟ قال: کان انبل فی نفسہ من ان یکذب''

جعفر بن ابی عثمان (الطیالسی) سے روایت ہے کہ میں نے یحییٰ (بن معین) سے ابویوسف اور ابوحنیفہ کے بارے میں پوچھا؟ تو انھوں نے فرمایا: حدیث میں ابویوسف اس سے زیادہ ثقہ تھے۔ میں (جعفر) نے کہا: کیا ابوحنیفہ (جھوٹ بولتے تھے؟ انھوں نے کہا: وہ جھوٹ بولنے سے فی نفسہٖ بہت بلند تھے۔ (تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۴۹ وسندہ صحیح

اس کی سند صحیح ہے اور راویوں کا مختصر حال درج ذیل ہے:

(عبیداللہ بن عمر الواعظ صدوق (سچے) تھے۔ (تاریخ بغداد ج ۱۰ ص ۳۸۶ ت ۵۵۶۱ (۱

(عمر بن احمد بن عثمان المعروف با بن شاہین البغدادی ثقہ امین تھے۔ (تاریخ بغداد ج ۱۱ ص ۲۶۵ ت ۶۰۲۸ (۲

(نیز دیکھئے سیر اعلام النبلاء (۱۶ ۴۳۱) اور تذکرۃ الحفاظ (۳ ۹۸۸

(محمد بن یونس الازرق ثقہ تھے۔ (تاریخ بغداد ۳ ۴۴۶ ت ۱۵۷۶ (۳

(جعفر بن ابی عثمان الطیالسی ثقہ ثبت تھے۔ (تاریخ بغداد ۷/ ۱۸۸ ت ۳۶۴۰)(۴)

یہاں پر بطورِ فائدہ عرض ہے کہ ابو یوسف کا نعمان بن ثابت سے زیادہ ثقہ ہونا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ امام یحییٰ بن معین کے نزدیک قاضی ابو یوسف : ''لایکتب حدیثہ'' تھے۔ دیکھئے تخریج روایت نمبر ۲، لہٰذا توثیقی روایات منسوخ ہیں۔ واللہ اعلم

قاضی ابو یوسف کو جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے لہٰذا نعمان بن ثابت رحمہ اللہ پر ان کی ترجیح کا مطلب یہ ہے کہ نعمان جمہور بلکہ بہت زیادہ محدثین کے نزدیک مجروح تھے۔

اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ سے امام ابو حنیفہ کی توثیق ثابت نہیں بلکہ جرح اور تضعیف ثابت ہے۔

عبدالغفار دیوبندی نامی ایک شخص نے امام ابن معین کے بارے میں لکھا ہے :

(الحنفی المقلد'' (دیوبندی رسالہ : قافلۂ حق ج ۳ شمارہ : ۴ ص ۱۹''

عبدالغفار کی یہ بات بالکل جھوٹ بلکہ کالا جھوٹ ہے۔

!امام ابن معین کا مقلد ہونا قطعاً ثابت نہیں اور یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ حنفی ہوں اور پھر اپنے امام کو ضعیف اور لایکتب حدیثہ کہتے رہیں؟

وہ نہ حنفی تھے اور نہ مقلد تھے بلکہ عظیم الشان محدث اور جلیل القدر عالم تھے۔ عالم مقلد نہیں ہوتا بلکہ ''تقلید'' کرنا تو جاہلوں کا کام ہے۔

حافظ ابن عبدالبر الاندلسی (متوفی ۴۶۳ھ) نے لکھا ہے :

(قالوا : والمقلد لا علم لہ ولم یختلفوا فی ذلک'' انھوں (علماء) نے کہا : اور مقلد لاعلم ہوتا ہے اور اس میں ان کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (جامع بیان العلم وفضلہ ج ۲ ص ۱۱۷، اعلام الموقعین ج ۲ ص ۱۹۷''

حافظ ابن القیم نے لکھا ہے :

(واذا کان المقلد لیس من العلماء باتفاق العلماء لم یدخل فی شی من ہذہ النصوص'' اور جب علماء کے اتفاق کے ساتھ مقلد علماء میں سے نہیں ہے تو وہ ان دلائل (علم و فضیلت) میں داخل نہیں ہے۔ (اعلام الموقعین ج ۲ ص ۲۰۰''

آلِ دیوبند کی ''خدمت'' میں عرض ہے کہ کیا وہ امام ابن معین رحمہ اللہ کو بھی اپنے جیسا لاعلم و جاہل سمجھتے ہیں کہ انھیں علماء کی صف سے نکال کر مقلدین میں شامل کر دیا ہے؟

!یا یہ لوگ خوفِ آخرت سے بے نیاز ہو کر جھوٹی اور باطل باتیں پھیلانے میں ہمہ تن مدہوش ہیں؟

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص389

محدث فتویٰ